باب
6

پاکستان میں سرامکس اور برتن سازی کی تاریخ
History of Pottery and Ceramics in Pakistan

6.1 مہر گڑھ سے ملنے والے برتن اور سرامکس

مہر گڑھ وادی سندھ کی تہذیب کے قدیم ترین اور سب سے اہم (6500 قبل مسیح سے 2500 قبل مسیح) مقامات میں سے ایک ہے۔ یہ پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے کچی میدان میں واقع ہے۔ وہاں پائے جانے والے انسانی مجسموں، مٹی کے برتنوں اور تانبے کی اشیا کے طور پر بہت سے نمونے وہاں رہنے والے لوگوں کی ثقافت اور روایت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مہر گڑھ وہ شہر ہے جہاں سے جنوبی ایشیا کے قدیم ترین سیرامک مجسمے ملے ہیں۔

مہر گڑھ میں مٹی کے برتن بنانے والا کمھار کا چکّا جسے پوٹرز ویل (Potter's Wheel) بھی کہتے ہیں دریافت کیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ ماہرین آثار قدیمہ کو وہاں سے مٹی کے برتن اور مٹی کی اشیا وافر مقدار میں ملیں ہیں۔ ان برتنوں پر پیچیدہ ڈیزائن کے ساتھ جانوروں کی اشکال جیسے نقوش بھی گئے ہیں۔ خواتین کے مجسموں کو نفیس ترین ڈیزائن کے ساتھ نفاست سے بنایا گیا ہے۔ مختلف مٹی کے برتنوں پر نظر آنے والے سب سے عام نقوش پیپل کے پتے، مچھلی اور ہندسی نمونے (شکل 6.1 سے 6.3) ہیں۔ تاہم، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کانسی اور تانبے کے برتنوں میں لوگوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کی وجہ سے مٹی کے برتنوں پر بنے ڈیزائنوں کے معیار اور بڑے پیمانے پر ان کی پیداوار کو نقصان پہنچا۔

شکل 6.1: مہر گڑھ سے دریافت کیا گیا برتن

Web version of PCTB textbook

مہرگڑھ میں سرامک ٹیکنالوجی دریافت کی گئی تھی اور بڑے پیمانے پر اس کا استعمال کیا گیا تھا۔ وہاں سے پینٹ شدہ مٹی کے برتنوں کے عمدہ نمونے کھدائیوں کے دوران کافی تعداد میں ملے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹیراکوٹا کے نفیس مجسمے اور چمکدار موتیوں کی مالا بھی دریافت ہوئی ہے۔ ٹیراکوٹا کی پہلی مہریں بھی اسی دور کی ہیں۔

پوٹرز ویل یعنی کمھار کے چکے پر تیار کیے گئے مٹی کے برتن اور ٹیراکوٹا کے سرخ برتن مہرگڑھ کی پہچان ہیں۔ مچھلی کی شکل اور پیپل کے پتے کے پیٹرن کے علاوہ مٹی کے برتنوں پر گلاب، تتلی، چیکر بورڈ پیٹرن، ڈاٹ ٹپ شکلوں کے ہندسی نمونے اور سادہ مثلث بھی بنائے گئے ہیں۔

شکل 6.2: مہرگڑھ سے دریافت کیے گئے برتن

شکل 6.3: مہرگڑھ سے پینٹ شدہ پولی کروم مٹی کے برتن

چمک دار مٹی کے برتنوں اور چمکدار فائنس موتیوں کے ساتھ خواتین اور جانوروں کے ٹیراکوٹا کے اجسام (شکل 6.4 اور 6.5) بھی پائے گئے ہیں۔ خواتین کے مجسموں کو پینٹ کیا گیا تھا اور زیورات اور مختلف ہیئر اسٹائل سے سجایا گیا تھا۔ ان خواتین کے مجسموں کو دیوی ماتا سمجھا جاتا تھا۔

Web version of PCTB textbook

شکل6.4: مہر گڑھ سے دریافت ہونے والا جانور کا مجسمہ

شکل6.5: مہر گڑھ سے ملنے والے خواتین کے مجسمے

Web version of PCTB textbook

6.2 وادیِ سندھ کی تہذیب کی برتن سازی

ہڑپہ اور موہنجوڈرو کے مقامات سے مختلف قسم کے مٹی کے برتن ملے ہیں۔ آثارِ قدیمہ کی رپورٹ کے مطابق زیادہ تر گھروں میں پوٹرز ویل موجود تھا۔ اس دور کے لوگ اپنی روزمرہ کی زندگی اور برتنوں کے استعمال کے مطابق ان کو مختلف سائز اور شکلوں میں بناتے تھے۔ اس دور کے مٹی کے برتنوں کو ان کے میٹیریل کے مطابق دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، یعنی پتھر کے برتن اور مٹی کے برتن۔ وادی سندھ کے علاقے میں پتھر کی عدم دستیابی سے یہ اندازا لگایا جاتا ہے کہ برتن بنانے کے لیے پتھر دوسرے علاقوں سے درآمد کیا جاتا ہوگا۔ پتھر کے برتنوں کو کسی چیز کو پیسنے یا تیل کے جار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ جبکہ مٹی کے برتن وادی سندھ کی اہم خصوصیت ہیں۔ اس دور میں قریبی دریا کی زرخیز مٹی کو مٹی کے برتنوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جو متعدد اقسام، شکلوں اور ڈیزائنوں میں بنائے جاتے تھے۔ مٹی کے برتنوں کے دو اہم مقاصد بیان کیے جاتے ہیں؛ (1) گھریلو استعمال کے لیے، (2) مذہبی مقاصد اور جنازوں کے لیے۔ گھریلو مٹی کے برتنوں کا استعمال، اناج، تیل اور یہاں تک کہ فصلوں کو ذخیرہ کرنے کے لیے کیا جاتا تھا۔ جب کہ اس دور کی قبروں کی کھدائیوں کے دوران ایک بڑی تعداد ایسے برتنوں کی ملی ہے جو مردوں کے ساتھ دفن کیے گئے تھے جن کا تعلق مذہبی یا جنازوں کے لیے بنائے گئے برتنوں سے تھا (شکل 6.6) مزید برآں مٹی کے برتنوں کو تجارتی مقصد کے لیے دوسرے علاقوں میں بھی برآمد کیا گیا تھا۔

شکل 6.6: وادی سندھ کے مٹی کے برتنوں کے مختلف سائز اور شکلیں

مٹی کے برتن مندرجہ ذیل شکلوں اور اسٹائل پر مشتمل تھے:

1۔ گوبلٹس (چھوٹے پیالے)
2۔ کم گہری تھالیاں
3۔ گھریلو استعمال کے لئے پیالے اور کپ
4۔ پیالہ نما مرتبان
5۔ پیڈسٹل یا بڑے پائے دان والا مرتبان
6۔ تہ دار گردن والا مرتبان
7۔ برتن نما گلدان
8۔ ڈھکن کے ساتھ بھاری بھرکم مرتبان
9۔ ابھرواں دھاریوں والے مٹی کے برتن
10۔ ذخیرہ کرنے کے مرتبان
11۔ چھلنی والے مرتبان
12۔ گردے کی شکل کے برتن
13۔ خوشبو رکھنے کے لیے چھوٹے برتن
14۔ چھوٹے منہ کی سرمہ دانیاں
15۔ مشروبات کے لیے چھوٹی ٹرے
16۔ خاندانی خزانہ رکھنے کے لیے اور زمین میں دفن کرنے کے لیے بڑے بڑے مرتبان
17۔ تنگ گردن اور لمبی شکل کے مرتبان
18۔ مذہبی نذرانے کے لئے چھوٹے برتن
19۔ گول یا نوکیلی بنیاد والے مرتبان (انھیں مردوں کے ساتھ دفن کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا)۔

Web version of PCTB textbook

Web version of PCTB textbook

شکل 6.7: ہڑپہ سے ملنے والے مختلف اشکال کے مٹی کے برتن

اس دور کے مٹی کے برتنوں کو آرائشی نقوش سے آراستہ کیا گیا ہے جس میں پھولوں کے نقوش، جیومیٹرک اور جانداروں کے نقوش شامل ہیں۔ جیومیٹرک نقوش میں مربع، شطرنج کے بورڈ نما پیٹرن، مثلث، دائرے، ایک دوسرے کو کاٹتے ہوئے دائرے، ترازو، ہیرے نما اور افقی لکیریں شامل ہیں۔ پھولوں کے نقوش میں پیپل کے پتے، کھجور کے پتے، تین پتی نمونے اور گلاب شامل ہیں۔ جان داروں کے نقوش میں چڑیا، مور، ہنس، بیل، ہرن، بندر، بکری، مچھلی اور سادہ انسانی اشکال شامل ہیں۔ مٹی کے برتنوں کے اردگرد زیادہ تر ڈیزائن افقی سمت بنائے گئے ہیں۔ عام استعمال کے لیے برتنوں کی سجاوٹ اور مذہبی رسموں اور جنازوں کے برتنوں کی سجاوٹ مختلف رکھی جاتی تھی۔ عام استعمال کے برتن زیادہ تر سادہ رکھے جاتے تھے جب کہ مذہبی برتنوں پر مور ایک مقدّس پرندے کے طور پر بنایا جاتا تھا جو ان کے موت کے بعد کے عقیدے کی عکاسی کرتا ہے۔

شکل 6.8: مچھلی اور ہندسی اشکال (دائیں جانب کے برتن پر)، بیل اور پودوں کے نقوش (بائیں جانب کے برتن پر)

مٹی کے برتنوں کی سجاوٹ کے لیے استعمال ہونے والے مختلف رنگوں کے امتزاج کو مندرجہ ذیل بیان کیا گیا ہے:

1- مٹیالہ یا گلابی　　2- سرخ اور سیاہ　　3- سفید اور سبز

وادی سندھ کی تہذیب سے ملنے والے مٹی کے برتن قدیم چمک دار برتنوں کی بہترین مثال ہیں۔ اس دور میں کمھار اپنے چکے (Potter's Wheel) پر برتنوں کو ان کی اشکال میں ڈھالتا تھا اور کبھی ہاتھ سے انھیں بناتا تھا۔ جس کے بعد انھیں بھٹے میں پکایا جاتا تھا۔ پینٹنگ اور سجاوٹ کے بعد، برتن کو کسی سخت ہڈی یا پتھر سے رگڑ کر چمکایا جاتا تھا۔ کچھ بھٹے گنبد دار چوٹیوں والے اور گول شکل کے بنائے جاتے تھے جب کہ کچھ زمین کھود کر تندور کے شکل میں بنائے جاتے تھے۔ وادیِ سندھ کے لوگ مٹی کے برتنوں کو بھٹوں میں ایک مخصوص درجہ حرارت پر پکا کر مضبوط بنانے کے ماہر تھے۔

6.3 پاکستان میں سرامکس کے ماہر فن کار

1- میاں صلاح الدین (1938 تا 2006ء)

میاں صلاح الدین پاکستان کے ان چند فنکاروں میں سے ایک ہیں جنھوں نے سرامکس کے میدان میں نام کمایا۔ انھوں نے نیشنل کالج آف آرٹس سے گریجویشن کیا اور جاپانی سیرامسٹ کوچی تاکیتا سینسی (Koichi Takita Sensei) سے سرامکس کی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں وہ سرامکس ٹیچر کی حیثیت سے نیشنل کالج آف آرٹس (این سی اے) کے ساتھ منسلک ہو گئے۔ انھوں نے اپنے فن پارے بنانے کے لیے مختلف قسم کے میٹیریل کا استعمال کیا جن میں کاغذ، لکڑی، شیشے، اسٹیل اور مٹی شامل ہیں۔ انھوں نے مٹی سے بنائے جانے والے روایتی برتنوں کو مجسموں کا روپ دیا اور ان کے ذریعے مختلف معانی اور پیغامات کو اُجاگر کیا۔ ان کے متاثر کن کام ان کے پیغامات کا اظہار کرنے کا ذریعہ بنے۔ اس کے علاوہ، انھوں نے قدرتی اشکال اور اجسام کے استعمال کو اپنے کام میں فوقیت دی۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان کے کام میں سادگی کا عنصر غالب آنے لگا اور ان کے فن پارے علامتی شکل اختیار کرنے لگے۔ ان کا کہنا تھا کہ ''مصوّر اپنے فن پارے کے لیے جو میٹیریل استعمال کرتا ہے وہ اس کی شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے اسی طرح مٹی نے بھی میری ذات پر بہت سے اثرات مرتب کیے ہیں۔''

Web version of PCTBtextbook

شکل 6.9: میاں صلاح الدین کی سرامکس میں بنائی گئی کونز پر مشتمل فن پارہ

''میں ناظرین کے بارے میں نہیں سوچتا، میں صرف اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے لیے کام کرتا ہوں. مجھے اس بات کی فکر نہیں ہے کہ اسے کون خریدے گا، یا اسے پسند کرے گا، یا یہاں تک کہ اسے کون دیکھے گا۔ میں مٹی کے فن پارے سانچوں کے ذریعے بناتا ہوں اور خشک کرنے اور بھٹے میں پکانے کے بعد رگڑائی کرتا ہوں پھر اسے گلیز لگا کر چمک دار بنانے کے لیے پھر سے پکاتا ہوں۔''

جب درختوں سے پتے گر رہے ہوتے ہیں، تو میں پتے اور شاخیں جمع کرتا ہوں، پھر ان کو جلانے سے جو راکھ حاصل ہوتی ہے اسے گلیز میں شامل کرتا ہوں۔ یہ راکھ رنگوں کو مٹیالے رنگوں یعنی مٹی جیسے رنگوں میں بدل دیتی ہے اور مجھے زمین کے رنگوں سے محبت ہے۔ اس طرح مجھے کچے رنگ نہیں بلکہ زیادہ لطیف اور ملائم رنگ حاصل ہوتے ہیں۔ برتن سازی کو فن کے طور پر زیادہ پذیرائی نہیں ملی، یہاں مسئلہ استعمال ہونے والے میٹیریل کا ہے۔ معاشرے میں ایسے مواقع بہت کم ہیں جہاں لوگ اس فن کو آرٹ کے درجے پر دیکھ سکیں۔ عام طور پر لوگ گھریلو استعمال سے ہٹ کر بنائے گئے برتنوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اسی وجہ سے بہت کم فنکار اور مجسمہ ساز اس میدان میں آتے ہیں۔ اور میرے لیے یہ کام میری خوشی اور تسکین ہے۔''

وہ مختلف طریقوں اور تکنیکوں کے ساتھ تجربات کرتے رہے۔ میاں صلاح الدین ابدیت اور گردشِ دوراں جیسے خیالات کا اظہار کرنے کے لیے اپنے کام میں گرے ہوئے پتّوں کی راکھ کے استعمال کا حوالہ دیتے تھے۔ ان کے ہاتھوں سے بنائے جانے والے فن پارے ان کے اندرونی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان کے زیادہ تر فن پارے ستم ظریفی جیسے خیالات پر مبنی ہیں۔ چمک دار کوٹنگ یعنی گلیز کا استعمال ان کے تخیل کی عکاسی کرتا ہے۔ ان کا بنایا ہوا سیرامکس کا ہر فن پارہ دیکھنے والوں کے لیے باعث تسکین ہے اور ان چھوٹے چھوٹے برتنوں کا آپس میں جڑنا آرٹ کی دنیا میں انھیں انوکھا بناتا ہے۔ ''دیواروں پر بنے گھوڑے اور مینڈھے کے سر، مخروطی اشکال کے پیپر ویٹ، اور مختلف شکلوں کے برتنوں کی قطاریں'' یہ سب ان کے تصوّراتی نکتۂ نظر کو بیان کرتے ہیں۔

Web version of PCTB textbook

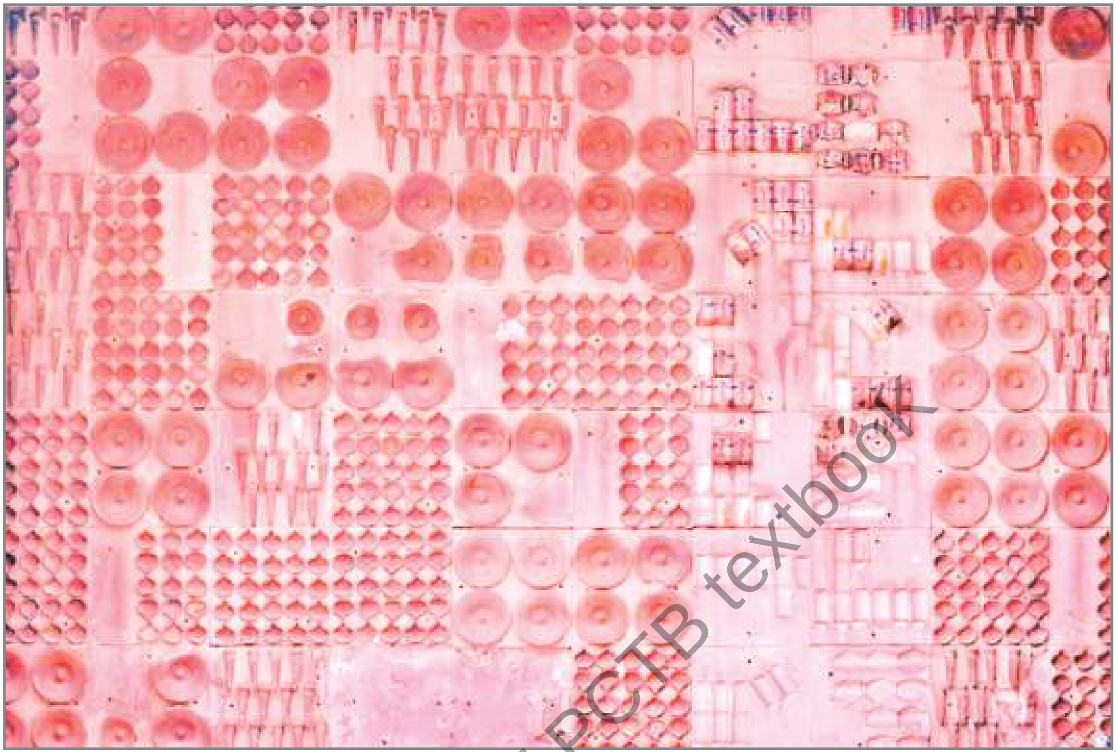

شکل 6.10: نیشنل کالج آف آرٹس (این سی اے)، لاہور میں میاں صلاح الدین کی سرامکس دیوار

2۔ مسعود کوہاری (1939ء)

مسعود کوہاری کا کام زیادہ تر سرامکس میں ہے اور وہ پاکستان کے بہترین سیرامک فنکاروں میں سے ایک ہیں۔ اس کے علاوہ، ان کی ڈرائنگ، پینٹنگز اور کرسٹل کولاج دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ سرامکس میں ان کی دلچسپی کا آغاز ٹھٹھہ جانے کے بعد ہوا۔ ٹھٹھہ وہ مقام ہے جہاں صدیوں سے سرامکس کو فنکارانہ اظہار کا اہم ذریعہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ کوہاری اس میڈیم سے بہت متاثر ہوئے جس کے بعد انھوں نے سندھ کے ایک اور قصبے ہالا کا کھوج لگایا، جو روایتی طور پر سندھی مٹی کے برتنوں کا مرکز ہے۔ ہالا کے سفر کے بعد کوہاری نے اس نئے میڈیم کو استعمال کرنے کے لیے سنجیدگی سے فیصلہ کیا۔

انھوں نے کمھاروں سے کچھ میٹیریل لیا اور نیلے اور سفید رنگ میں کچھ ٹائلیں ڈیزائن کیں جن پر اپنے مخصوص انداز کے اجسام بنائے۔ 1964ء میں جب وہ گوجرانوالہ گئے تو انھوں نے سرامک کاریگروں کے ساتھ کام کرنے کے لیے مضبوط تعلقات قائم کیے، مٹی کے بارے میں سیکھتے ہوئے انھوں نے آگ اور مٹی کی دلکشی سے عمر بھر کے تعلق کا آغاز کیا۔ گیلی مٹی کو کھلونوں، مرتبانوں اور گل دانوں کی شکل دینے، پکا کرنے اور چمکانے کے صدیوں پرانے رازوں کو جاننے کے لیے، انہوں نے ان کاریگروں کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا، جو نسلوں سے اپنے بچوں کو یہ ہنر سکھاتے چلے آرہے تھے۔

Web version of PCTB textbook

آخر کار کوہاری فائرنگ یعنی بھٹے میں پکانے اور گلیزنگ یعنی سطح پر چمک حاصل کرنے میں ماہر ہو گئے۔ وہ جان بوجھ کر آکسائیڈز کے روایتی استعمال کو نظر انداز کرتے اور اسے اپنے طور پر غیر عمومی نمونے یا ڈیزائین بنانے کے لیے چھوڑ دیتے۔ وہ اپنے گل دانوں، پیالوں اور مرتبانوں کو ٹیڑھا اور بعض اوقات زیادہ فائرنگ کی وجہ سے ٹوٹا ہوا یا دراڑوں والا بناتے تاکہ اس کا غیر فعال ہونا ظاہر ہو سکے۔ انھوں نے گوجرانوالہ کے کاریگروں کی زندگی کو ٹائلوں اور مٹی کے برتنوں پر کندہ کیا جس میں کسانوں، جانوروں، گھروں، بچوں اور خواتین کی عکاسی کی گئی ہے (شکل 6.11)۔

1968ء میں انھوں نے کراچی آرٹس کونسل میں شاندار سرامکس کی نمائش کا انعقاد کیا۔ اس میں چار شاندار رنگین آٹھ فٹ لمبے کالم شامل تھے جن کی پیمائش 15 انچ کے دائرے میں تھی۔ 70 دیواری ریلیف، بڑے بڑے کوزے، اور ٹائلوں کا ایک سلسلہ پیش کیا جس کا عنوان ''جنگ اور امن'' تھا۔

''شیشے کے ساتھ کام کرنے کی خواہش انھیں فرانس لے گئی جہاں انہوں نے گلاس آرٹ اسٹوڈیوز اور ورکشاپس کا دورہ کیا اور اٹلی میں وینس کے قریب مارینو کے مقام پر شیشے کے آرٹ ورک کے مشہور سینٹر کو بھی دیکھا۔ وہ 1969ء سے پیرس میں رہائش پذیر ہیں اور کرسٹل فائر پینٹنگز (Crystal Fire Paintings) اور کرسٹل کولاجز (Crystal Collages) بھی بناتے ہیں۔ وہ پیرس کے ساتھ ساتھ پاکستان کی گیلریوں میں بھی نمائشیں کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ، میں مٹی سے برتن نہیں بناتا، میں مٹی میں مصوّری کرتا ہوں۔

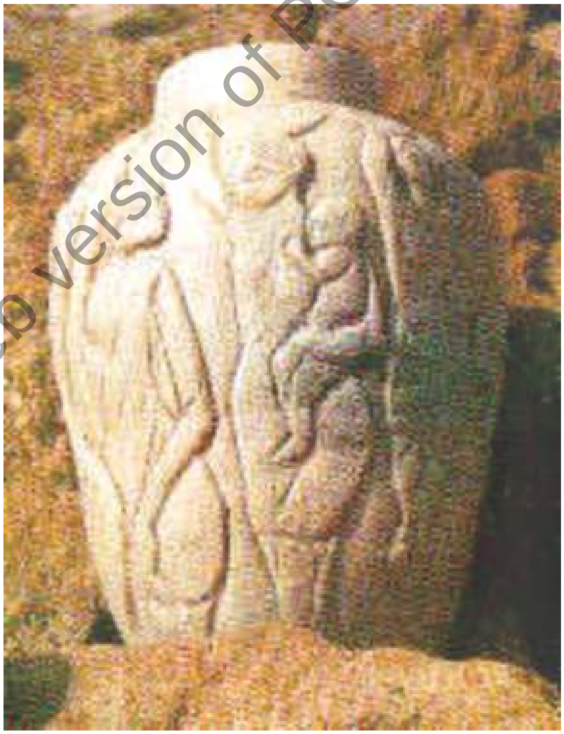

شکل 6.11: سرامکس آرٹ کے ذریعے گوجرانوالہ کی محنت کش خواتین اور بچوں کی عکاسی

Web version of PCTB textbook